السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امریکہ روس اوران کے علاوہ کچھ دوسرے مغربی ممالک اس بات کا دعوی کررہے ہیں کہ انسان خلائی گاڑیوں کی مدد سے چاند پر جاسکتا ہے۔ دوسری طرف بعض علماء اسلام اس دعوی کو غلط قراردیتے ہیں اوراسے محض خرافات سے تعبیر کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں اللہ نے آسمان کو "سقف محفوظ" یعنی محفوظ چھت قراردیا ہے۔ اب اس محفوظ چھت کو کوئی کیسے عبور کرسکتا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

نوٹ: یہ سوال ان دنوں کیا گیا تھا جب انسان کے قدم چاند پر نہیں پہنچے تھے اور ترقی یافتہ ممالک چاند پر پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کررہے تھے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں سوال کرنے والے بھائی سے کہوں گا کہ قرآن میں ایسی کوئی آیت یا واضح نص نہیں ہے جو اس بات کی نفی کرے کہ انسان چاند پر جاسکتا ہے یا اس بات کی تائید کرے کہ انسان وہاں جاسکتا ہے۔ قرآن میں آسمان کے سلسلہ میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے آسمان کو مزین کیا اور شیطان رجیم کی پہنچ سے محفوظ رکھا ہے اللہ فرماتا ہے۔

وَلَقَد جَعَلنا فِى السَّماءِ بُروجًا وَزَيَّنّٰها لِلنّٰظِرينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظنٰها مِن كُلِّ شَيطٰنٍ رَجيمٍ ﴿١٧﴾ إِلّا مَنِ استَرَقَ السَّمعَ فَأَتبَعَهُ شِهابٌ مُبينٌ ﴿١٨﴾... سورة الحجر

''یہ ہماری کارفرمائی ہے کہ آسمان میں ہم نے بہت سے مضبوط قلعے بنائے ان کو دیکھنے والوں کے لیے آراستہ کیا اور ہر شیطان مردود سے ان کو محفوظ کردیا۔ کوئی شیطان ان میں راہ نہیں پاسکتا الایہ کہ کچھ سن گن لے اور جب وہ سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شعلہ روشن اس کا پیچھا کرتا ہے۔''

آسمان کو شیطان رجیم کی پہنچ سے محفوظ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ شیطان نہ اس تک پہنچ سکتا ہے اور نہ اپنے ناپاک قدم وہاں رکھ سکتا ہے۔ شیطان کا دائرہ کار زمین کی حد تک محدود ہے اور اس کا کام زمین پر بسنے والے انسانوں کو بہکانا ہے۔ رہا آسمان تو وہ ایک مقدس اور پاک علاقہ ہے جہاں اللہ کے فرشتے بستے ہیں اور جس کی طرف رخ کرکے مومنین دعائیں کرتے ہیں شیطان کی پہنچ اس پاک علاقہ تک نہیں ہے۔ جب بھی وہ یہاں پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ اور فرشتوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کی سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے شہاب ثاقب کے ذریعہ سے ماربھگایا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بدمعاش قسم کے جن ملااعلیٰ کی طرف پرواز کرکے غیب کی باتوں کی سن گن لینے کی کوشش کرتے تھے۔ بعض کو تھوڑی کامیابی مل جاتی تھی اور غیب کی بعض باتیں سن لیا کرتے تھے جنھیں نیچے آکر وہ اپنے موکلین کے گوش گزار کیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض کے بعد جنوں کو پتہ چلا کہ اب تو آسمان محفوظ چھت کی مانند بنا دیا گیا ہے۔ اور سن گن لینے کی خاطر ملااعلیٰ کی طرف پرواز کرنا ممکن نہیں رہا اور نہ ہی غیب کی باتوں کو جاننے کی کوئی سبیل رہی اس بات کا اعتراف جنوں نے یوں کیا ہے۔

وَأَنّا لَمَسنَا السَّماءَ فَوَجَدنٰها مُلِئَت حَرَسًا شَديدًا وَشُهُبًا ﴿٨﴾ وَأَنّا كُنّا نَقعُدُ مِنها مَقٰعِدَ لِلسَّمعِ فَمَن يَستَمِعِ الءانَ يَجِد لَهُ شِهابًا رَصَدًا ﴿٩﴾... سورة الجن

''اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ پہریداروں سے پٹا پڑا ہے اور شہابوں کی بارش ہورہی ہے اور یہ کہ پہلے ہم سن گن لینے کے لیے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پالیتے تھے مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لیے گھات میں ایک شہاب ثاقب لگا ہوا پاتا ہے۔''

اس حفاظت کی کیا شکل ہے؟ حفاظت کا انتظام کس مقام پر کیا گیا ہے؟ پہریدار کہاں متعین کیے گئے ہیں؟ ان تفاصیل کے بارے میں نہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ بتایا ہے نہ انہیں جاننے کی کوئی ضرورت ہے اور نہ انسانی عقل ان کا پتہ لگاسکتی ہے ہمارے لیے اتنا جاننا کافی ہے جتنا قرآن وحدیث نے بتایا ہے۔ اس سے زیادہ جاننے کی کوشش کرنا وقت کی بربادی ہے اور حق بات تک رسائی کی کوئی ضمانت بھی نہیں ہے۔

یہ ایک آسمان کو محفوظ چھت بنانے کا مطلب جس کا قرآن میں متعدد جگہ تذکرہ موجود ہے۔ قرآن وحدیث میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انسان کے چاند پر پہنچنے کی نفی یا تائید کرے۔ یہ تو ان دنیاوی معاملات میں سے ہے جنھیں خدا نے بندوں کی عقل پر چھوڑدیا ہے کہ وہ اپنی عقل اور مصلحت کے مطابق جو چاہیں کریں۔

یہ کوئی دانشمندی کی بات نہ ہوگی کہ ہم بالکل یقین کے ساتھ اس بات کا دعوی کریں جس کا تذکرہ قرآن وحدیث میں قطعیت کے ساتھ نہیں ہے۔ بہت ممکن ہے مستقبل قریب یا بعید میں چاند پر پہنچنے کی کوشش کامیاب ہوجائے۔ ایسی صورت میں وہ حضرات کیا جواب دیں گے جو چاند پر پہنچنے کی کوشش کو خرافات سے تعبیر کرتے ہیں؟

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی